چینی عالم دین شیخ عبداللہ ماچینگ چینگ کا سانحہ ارتحال

منصور عادل

چینی مسلمان گزشتہ ماہ ایک ممتاز عالم دین اور بزرگ شخصیت سے محروم ہو گئے ۔16 جولائی کو وفات پانے والے شیخ عبداللہ ماچینگ چینگ ہزاروں طلبہ کو دینی علوم سکھانے والے، چین میں اسلام کا علم بلند رکھنے میں ممتاز اہمیت کے حامل تھے ۔شیخ عبداللہ ماچینگ چینگ عوامی جمہوریہ چین کے شمال مغربی صوبہ چنگھائی کے دارالحکومت شینینگ کی سب سے بڑی جامع مسجد دونگوان کے امام اور مدرس تھے ۔18 ہزار مربع میٹر کے رقبے پر محیط جامع مسجد دونگوان شمال مغرب کی چار بڑی مساجد میں سے ایک ہے ۔وفات پانے والے عالم دین کی 17 جولائی کو تدفین ہوئی، ان کے جنازہ میں تین لاکھ سے زائد مسلمان شریک ہوئے ۔83 برس کی عمر میں وفات پانے والے ممتاز عالم دین کو چینی مسلمان اپنا عظیم راہنما مانتے تھے ۔وہ گزشتہ 60 برس سے دینی درس وتدریس کے شعبہ سے وابستہ تھے ۔ان کا ریکارڈ تھا کہ انہوں نے اپنی تدریسی زندگی میں کوئی بھی چھٹی نہیں کی تھی ۔وقت کی پابندی کے اس عظیم ریکارڈ کے باعث چین کے غیر مسلم بھی ان سے شدید متاثر تھے ۔شیخ عبداللہ ماچینگ چینگ اسلامک سوسائٹی آف چائنا کے صدر، جبکہ چنگھائی کے صوبائی مشاورتی بورڈ کے نائب صدر بھی تھے ۔1936ء میں پیدا ہونے والے شیخ عبداللہ کی زندگی جدوجہد اور محنت سے بھرپور تھی ۔وہ نوجوانی میں ایک گھڑی ساز کی حیثیت سے کام کرتے تھے ۔دن بھر کام کرنے کے بعد وہ رات کی تاریکی میں انتہائی رازداری کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کرتے تھے ۔2001ء میں انہوں نے فریضہ حج بھی ادا کیا ۔2006ء کے تبت میں آنے والے تباہ کن زلزلہ کے متاثرین کے لیے ان کی اپیل پر چائنا کے مسلمانوں نے 10 لاکھ ڈالر کی عطیات جمع کر کے بھیجے تھے ۔شیخ عبداللہ ماچینگ چینگ اپنے ہاں پاکستانی دینی مدارس کے مروجہ نظام تعلیم کی کتابیں پڑھاتے تھے ۔جن میں فقہ، حدیث، قرآنی تفسیر، معانی، نحو اور دیگر موضوعات کی کتب شامل تھیں ۔خیال رہے کہ چین کے یہ ممتاز عالم دین ایسے وقت میں

دنیا سے رخصت ہوئے، جب صوبہ چنگھائی سے متصل صوبہ گانسو کے مسلم اکثریتی شہر لنتھیا میں چینی حکام کی جانب سے مسلمانوں پر شدید مذہبی پابندیاں عائد کرنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ عرب ذرائع ابلاغ کے مطابق چینی حکام نے مشرقی صوبہ سنکیانگ کی طرز پر شمال مغرب میں صوبہ گانسو میں بھی مسلمانوں پر پابندیاں لگائی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چین میں دینی مدارس کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ اگرچہ چین میں ہمسایہ ممالک بھارت، افغانستان اور پاکستان کی طرح دینی مدارس کا ایک مضبوط نیٹ ورک نہیں ہے اور نا ہی ان مدارس کا مروجہ نصاب تعلیم وہاں رائج ہے، تاہم چینی مدارس میں اس سے قریب نصاب رائج ہے۔ چونکہ چینی حکام کی کوشش ہے کہ چین میں جو بھی اسلامی تعلیم ہو اس میں چینی تہذیب اور کلچر کو اولیت کا درجہ حاصل ہو۔ تاکہ چینی مسلمان چین میں رہ کر کسی دوسرے ملک کے وفاداری کے بجائے اپنے وطن کے وفادار رہوں۔ چینی مدارس میں عربی زبان کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور اسے قرآن وحدیث کی زبان کی وجہ سے نہایت مقبولیت حاصل ہے۔ چین میں اس وقت عربی زبان کسی بھی اجنبی زبان کے مقابلے میں سب سے زیادہ سیکھی اور سکھائی جاتی ہے۔ تاہم اس کی وجہ دینی علوم سے زیادہ تجارتی روابط اور مقاصد ہیں۔ چین مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک کے تاجروں اور کاروباری شخصیات کا اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ جبکہ چینی تاجر اور کمپنیاں بھی عرب ممالک میں غیر معمولی دلچسپی رکھتی ہیں۔

عربی زبان کا فروغ چینی مسلمانوں کے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہو رہا ہے۔ بلکہ چینی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ عربی زبان نے چینی مسلمانوں کی معاشی اور دینی ضروریات کو ایک ساتھ حل کر لیا ہے۔ چینی مسلمان عربی سیکھ کر تجارتی مارکیٹ کا حصہ بن رہے ہیں۔ چین میں ترجمانی سب سے مہنگے ترین کاموں میں سے ایک ہے۔ تجارتی مارکیٹ میں ترجمانی سے ملنے والی آمدنی چین میں دستیاب ملازمتوں میں پرکشش شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ عربی سیکھ کر چینی مسلمان ایک جانب پرکشش مالی فوائد حاصل کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دینی علوم کی سمجھ اور قرآنی تعلیم سے بھی قریب ہو رہے ہیں۔ چین میں مختلف اعداد و شمار کے مطابق 50 ہزار سے زائد عرب باشندے مستقل طور پر آباد ہیں۔ جبکہ چینی حکومت نے دو سال قبل ملک میں دو کروڑ افراد کو عربی سکھانے کے لیے لبنان، شام، مصر اور دیگر عرب ممالک سے اساتذہ کی خدمات حاصل کی ہیں۔ عربوں کی آمد و رفت سے چین میں دینی مدارس کا رجحان بڑھ رہا ہے اور اب بہت سے شہروں میں دینی مدرسوں کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ چین میں دینی مدارس اور مراکز اگرچہ حکومتی پابندیوں اور نگرانی سے آزاد نہیں ہیں۔ تاہم یہاں کے مسلمان اس صورتحال کے مطابق ایڈجسٹ ہو چکے ہیں اور وہ اپنے مستقبل کے لیے پرامید بھی دکھائی دے رہے ہیں۔

☆☆☆